114666 ـ اگر وفات كے وقت كلمہ شہادت نہيں پڑھا تو كيا يہ برے انجام كى علامت ہے؟

سوال

ايک مسلمان نماز روزے كا پابند ہے، شرعى احكام كو بھى جانتا ہے، اس بات كى شہادت ديتا ہے كہ اللہ ايک ہى ہے، اور محمد اسكے بندے اور رسول ہيں، اللہ كے حرام كردہ كاموں كو حرام جانتا ہے، ليكن اُسے ايک مرض نے دو سال يا اس سے زيادہ عرصے تک صاحب فراش بنا ئے ركھا وہ اس دوران نمازيں بھى پڑھتا رہا، اللہ پر ايمان بھى تھا اور شرک سے بچتا تھا ليكن مرتے دم اس نے لا الہ الا اللہ نہيں كہا، كيونكہ وہ كومے ميں تھا، اسى حالت ميں اسكى وفات ہوگئى اور كلمہ شہادت نصيب نہيں ہوا، تو كيا وہ اسلام پر فوت نہيں ہوا؟ اسكا اخلاق بھى بہت اچھا تھا، نمازى اور اللہ اور اسكے رسول سے محبت كرتا تھا، شديد مرض ميں بھى اس نے نمازيں نہيں چھوڑيں، تو كيا جو شخص كلمہ شہادت كے بغير ہى فوت ہوجائے اور وہ اللہ اور اسكے رسول سے محبت بھى كرتا ہو تو كيا اسكى موت اسلام پر نہيں ہوئى؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ايسا مسلمان جو ايک اللہ كے معبود ہونے اور محمد -صلى اللہ عليہ وسلم- كے رسول ہونے كى گواہى ديتا ہو، نماز، روزے كا پابند ہو تو ايسے شخص كے بارے ميں مرتے وقت كلمہ شہادت نصيب نہ ہونے كى وجہ يہ حكم نہيں لگايا جاسكتا كہ اسكا انجام بُرا ہوا ہے، چاہے كلمہ شہادت بے ہوشى يا كسى اور وجہ سے نہ پڑھ سكا ہو، بلكہ كسى پر بھى كفر كا فتوى نہيں لگا جاسكتا جب تک كہ وہ نواقضِ اسلام ميں سے كسى ايک كا ارتكاب نہ كر لے، جيسے -نعوذ باللہ- اللہ تعالى كو يا اُسكے رسول كو گالى دے،دينِ الہى كو مذاق كا نشانہ بنائے، اور قرآن مجيد كى توہين كرے، يا اسكے علاوہ كوئى اور كام كرے جس كے بارے ميں شرعى نصوص موجود ہوں كہ يہ كام كفر ہے، يا شرک ہے يا اسلام سے خارج كر دينے والا ہے، اور اس كے ساتھ تكفير معين كى شرائط بھى پائى جائيں اور موانع بھى نہ ہوں۔

لاالہ الا اللہ موت كے وقت پڑھنا نصيب ہو جائے تو يہ اچھى موت كى علامت ہے، اسكى دليل ابوداود كى روايت (3116) ميں ہے جسے معاذ بن جبل رضى اللہ عنہ روايت كرتے ہيں اور كہتے ہيں كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (جسكى آخرى بات " لاالہ الا اللہ " ہوئى وہ جنت ميں داخل ہوگيا) اسے البانى نے صحيح ابو داود ميں صحيح قرار ديا ہے۔

اور اگر كلمہ شہادت نہ پڑھ سكے تو اسكا مطلب يہ ہرگز نہيں كہ وہ غير مسلم ہوگيا ہے، اور يہ نہ ہى برے انجام كى

علامت ہے، خاص طور پر اگر وہ بے ہوشی یا کومے میں ہونے کی وجہ سے نہ پڑھ سکا ہو تو یہ برے انجام کی علامت نہیں ہے۔

مذکورہ حدیث میں جنت میں داخلے کا ایک سبب بیان کیا گیا ہے، اور اچھی موت کی ایک علامت ذکر کی گئی ہے، وہ ہے کہ اسکی آخری بات " لاالہ الا اللہ " ہو۔

اس حدیث سے یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ جسکی آخری بات " لاالہ الا اللہ " نہ ہوئی تو وہ جنت میں نہیں جائے گا، اس لئے کہ وہ دیگر اسباب کی وجہ سے بھی جنت میں جاسکتا ہے۔

یہ بعینہٖ اسی طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے بارے میں بتلایا کہ اسکے سارے گناہ معاف کردئیے جاتے ہیں، اب اسکا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ جو شہید نہ ہوا تو اسکے سارے گناہ معاف نہیں کئے جائیں گے، بلکہ اسکے مغفرت کے دیگر اسباب کی وجہ سے گناہ معاف ہوسکتے ہیں جو کہ بہت زیادہ ہیں۔

تو اسی طرح جسکی آخری بات " لاالہ الا اللہ "نہ ہوئی تو وہ جنت میں دوسرے اسباب کی وجہ سے جا سکتا ہے۔

اور جس شخص کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرتا تھا اور وفات تک اس نے نمازوں کی پابندی کی ، اور اسکے ساتھ ساتھ سوال میں اسکے دیگر نیک اعمال کا ذکر کیا گیا ہے، تو ہم اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اسکے گناہ معاف کردئیے ہونگے اور اسی اپنی رحمت کے باعث وسیع جنت میں جگہ دی ہوگی۔

اچھے انجام کی علامات کیلئے سوال نمبر (10903)کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم .